| Notification No.: | 581/2025 | Dated | 03/07/2025 |
|---|---|---|---|


Name of Scholar : **Mohd Afzal Zaidi**
Name of Supervisor : **Prof. Syed Kaleem Asghar**
Name of Department : **Department of Persian, Faculty of Humanities & Languages, Jamia Millia Islamia, New Delhi**

Title of Research : **“Sambhal Main Farsi Adabiyat Ka Tanqeedi Jaiza”**

---

## Abstract/چکیده


**Key words:** Sambhal, Persian Literature, Tasawwuf, Syed Salar Masood, Neza, Chakki Ka Pat, Tomb of Tota Mena, Jama Masjid, Israriya Kashfe Sufiya, Inshaye As’adi, Khayyamul Hind & Malih Sambhali

واژهای کلیدی: سنبھل، فارسی ادب، تصوف، سید سالار مسعود غازیؒ، نیزہ، چکی کا پاٹ، طوطا مینا کی قبر، جامع مسجد، اسرار کشف صوفیہ، انشای اسعدی، خیام الھند، ملیح سنبھلی



سنبھل قدیم زمانے سے ہی علم و عرفان، روحانیت، اور تہذیب و تمدن کا مرکز رہا ہے۔ یہ شہر نہ صرف صوفیائے کرام اور علمائے عظام کا مسکن رہا بلکہ یہاں کی علمی فضا نے دور دراز سے طالبانِ علم کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ خاص طور پر فارسی زبان و ادب کی ترویج و اشاعت میں سنبھل کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ ہندوستان میں فارسی کے فروغ میں صوفیا کی کوششوں کو جو مقام حاصل ہے، سنبھل کے علما اور شعرا بھی اسی سنہرے سلسلے کا حصہ رہے ہیں۔ اس مقالے میں سنبھل کی علمی و ادبی تاریخ کو چار ابواب میں ترتیب دیا گیا ہے:

**باب اول: سنبھل کی وجہ تسمیہ اور اجتماعی پس منظر**

اس باب میں سنبھل کے تاریخی اور ثقافتی تناظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہاں کے قدیم نام جیسے ستوتی، پنگل، مہد گڈھ، اور سنبھل، نیز ”متی شہر“ اور ”سنبھلا رشی“ سے منسوب ناموں کی وضاحت کی گئی ہے۔ سنبھل کی تہذیبی عظمت کو اس کے قدیم آثار، جیسے قلعہ سنبھل، جامع مسجد، ستی والان، اور بابری کنواں جیسے مقامات سے وابستہ کیا گیا ہے۔ اس باب میں یہاں کے مشہور تہوار، خاص طور پر ”نیزہ“ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو سید سالار مسعود غازی کی فتح کی یادگار ہے۔ ہندو روایات کے مطابق یہ مقام کلکی اوتار کے ظہور سے بھی منسوب ہے، جس سے سنبھل کی مذہبی ہم آہنگی اور ثقافتی وسعت نمایاں ہوتی ہے۔

**باب دوم: سنبھل کا سیاسی پس منظر**

اس باب میں سنبھل کی سیاسی تاریخ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، جس میں غلامانِ دہلی، خلجی، تغلق، سید، لودھی، مغل اور روہیلہ حکمرانوں کی حکومتوں کے تحت سنبھل کے حالات کو بیان کیا گیا ہے۔ خاص طور پر سکندر لودھی کے دور میں سنبھل کو دارالحکومت بنانے، اور مغل دور میں یہاں کے گورنر علی قلی شیبانی (خانِ زمان) اور رستم خان دکنی کی خدمات کو نمایاں طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مشرقی حکمرانوں اور نوابین اودھ کے ادوار کا بھی جائزہ لیا گیا ہے، جو سنبھل کی سیاسی تاریخ کو مکمل تناظر فراہم کرتے ہیں۔

**باب سوم: سنبھل کا فارسی نثری ادب**

اس باب میں سنبھل اور اس کے مضافات میں فارسی نثر کے فروغ کا جائزہ لیا گیا ہے۔ غلام دور سے لے کر موجودہ دور تک کے نثر نگاروں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان میں شیخ عبد القادر بدایونی، سید کمال سنبھلی، مفتی سعد اللہ، میر حسین دوست سنبھلی، اور ڈاکٹر ذاکر حسین نقوی جیسے اہل قلم شامل ہیں۔ مقالے میں دو نادر فارسی مخطوطات کی نشاندہی بھی کی گئی ہے: (۱) **”انشائے اسعدی“** از مفتی سعد اللہ اسعدی (**محفوظ**: مولانا آزاد لائبریری، اے ایم یو) (۲) **”شرحِ قصائدِ عرفی شیرازی“** از محمد شفیع سنبھلی (**محفوظ**: صولت پبلک لائبریری، رامپور) یہ نثری سرمایۂ ادب، صوفیانہ اور ادبی تنوع کا غماز ہے، جو سنبھل کے علمی وقار کو ظاہر کرتا ہے۔

**باب چہارم: سنبھل کا فارسی منظوم ادب**

اس باب میں سنبھل کے فارسی شعرا اور ان کے شعری سرمایے کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ یہاں کے شعرا نے نہ صرف جمالیاتی پہلوؤں کو سمویا بلکہ روحانی اور سیاسی حالات کی بھی عکاسی کی۔ نمایاں شعرا میں نوری اعظم پوری، میر عزیز اللہ، سید کمال سنبھلی، شیخ فاضل سنبھلی، میر حسین دوست سنبھلی، مفتی عبد السلام، پروفیسر یعقوب الحسن واقف سنبھلی، اور سید سرسوی شامل ہیں۔ ان شعرا کا کلام فارسی شعری روایت میں گراں قدر اضافہ ہے۔

یہ مقالہ سنبھل کی ادبی، سیاسی، اور تہذیبی تاریخ پر ایک جامع تحقیقی کوشش ہے، جو فارسی زبان و ادب کے تناظر میں اپنی نوعیت کا پہلا کام ہے۔ سنبھل کی فارسی خدمات کا جائزہ لے کر اس تحقیقی کام نے نہ صرف مقامی تاریخ کو زندہ کیا بلکہ قومی و بین الاقوامی سطح پر اس کی ادبی حیثیت کو واضح کیا ہے۔